

10549 - حاجي قرباني کب کرے گا

سوال

جب حاجي فريضة حج كي ادائيجي كے ليے جائے تو كيا اس پر قرباني كرنا واجب ہے اور كيا وه اپنے ملك ميں بهي قرباني كړے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

1 - حج كي تين اقسام هيں : حج مفرد ، حج تمتع ، حج قران .

حج مفرد : حج مفرد يه ہے كه حاجي صرف اكيلا حج هي ادا كړے ، اور حج تمتع يه ہے كه حاجي عمره كي ادائيجي كے بعد احرام كهول دے اور پهر حج ادا كړے ، اور حج قران يه ہے كه حاجي عمره اور حج كوايك هي احرام ميں ملا كرادا كړے اور اسے حج اور عمره كے ليے ايك طواف اور سعي كافي ہے .

عروہ بن زبير عائشہ رضي اللہ تعالیٰ عنہا سے بيان کرتے هيں كه : عائشہ رضي اللہ تعالیٰ عنہا كهتي هيں كه ہم ذوالحجہ كے قريب نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كے ساتھ نكلے تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا : جو عمره كا احرام باندھنا چاہے وه باندھ لے اور جوحج كا احرام باندھنا چاہے وه حج كا احرام باندھ لے ، اور اگر ميں نے اپنے ساتھ قرباني نہ لي هوتي ميں بهي عمره كا احرام باندھتا ، توصحابہ كرام ميں سے كچھ نے عمره كا احرام باندھا اور كچھ نے حج كا ... صحيح بخاري (1694) صحيح مسلم (1211) .

2 - حج مفرد : يه صرف حج ہے اور اس سے پہلے عمره نہيں هوتا ، اور حج مفرد كرنے والے پر قرباني واجب نہيں ليكن قرباني كرنا مستحب ہے .

3 - ليكن حج تمتع اور حج قران ميں قرباني كرني واجب ہے ، اور يه شكرانے كي قرباني ہے جس ميں حاجي اپنے رب كا شكر ادا كرتا ہے كه اس نے يه عبادت مشروع كي ، اور حج تمتع ميں حاجي عمره اور حج كو جمع كرتا ہے اور عمره كرنے كے بعد احرام كهول كرحلال ہوجاتا اور لباس خوشبو اور بيوي سے ہم بستري وغيره كا نفع حاصل كرتا ہے اس ليے اسے حج تمتع كهتے هيں

سليم بن عبد اللہ بيان كرتے هيں كه ابن عمر رضي اللہ تعالیٰ نے فرمايا : رسول كريم صلي اللہ نے حجة الوداع كے موقع

پر عمرہ کے ساتھ حج کا نفع حاصل کیا اور ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانی لے کر چلے اور عمرہ کا احرام باندھا پھر حج کا، اور لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا تو لوگوں میں کچھ ایسے بھی تھے جو قربانی لے کر گئے اور کچھ ایسے بھی تھے جن کے پاس قربانی نہیں تھی ۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں کو فرمایا : جس کے پاس قربانی ہے وہ حلال نہ ہو حتیٰ کہ حج مکمل کر لے اور جس کے پاس قربانی نہیں وہ بیت اللہ کا طواف اور صفامروہ کی سعی کر کے اپنے بال چھوٹے کروائے اور احرام کھول کر حلال ہو جائے اور پھر بعد میں حج کا احرام باندھے، توجو کوئی قربانی نہ پائے وہ تین روزے دوران حج اور سات روزے واپس اپنے گھر جاکر رکھے ۔ صحیح بخاری (1606) صحیح مسلم (1227) ۔

4 - اور ہدی اس قربانی کو کہتے ہیں چوپایوں یعنی گائے ، بکری ، اونٹ میں سے جو جانور حاجی احرام باندھنے سے میقات سے قبل اپنے ساتھ لے کر بیت اللہ لیجائے ، اور حج قرآن اور حج تمتع کرنے والے میں فرق یہ ہے کہ حج قرآن کرنے والا عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول کر حلال نہیں ہوتا بلکہ وہ آٹھ ذوالحجہ تک اپنے احرام میں ہی رہتا ہے جو کہ حج کا ابتدائی دن ہے ۔

اور سنت یہ ہے کہ دس ذوالحجہ جسے یوم النحر کہا جاتا ہے والے دن یہ قربانی کی جائے ۔

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کو حج کے ساتھ ملانے کا نفع حاصل کیا اور قربانی دی یہ قربانی اپنے ساتھ لے کر چلے وہاں سے پلٹے اور صفا مروہ پر آکر سات چکر لگائے اور احرام کھول حلال نہیں ہوئے بلکہ حج مکمل کیا اور یوم النحر کو قربانی کرنے اور طواف افاضہ کرنے کے بعد ہر چیز سے حلال ہوئے ۔ صحیح بخاری (1606) صحیح مسلم (1227)

5 - اور کسی حاجی کے ذمہ لازم نہیں کہ وہ اپنے ملک میں قربانی کرے کیونکہ قربانی حج کے اعمال میں سے ہے اور اس کا مکہ میں ذبح کرنا ضروری ، حتیٰ کہ اگر حاجی سے اگر کوئی ممنوعہ چیز کا ارتکاب ہو جائے تو وہ اس کے بدلے میں جانور اپنے ملک میں ذبح نہیں کرے گا بلکہ اسے مکہ یا منی میں ذبح کرنا ہوگا ۔

عبدالعظیم آبادی کہتے ہیں : متفقہ طور پر سب قربانیاں حرم کی زمین پر ذبح کرنی جائز ہیں ، لیکن حج کی قربانی کے لیے منی افضل ہے اور مکہ خاص کر مروہ عمرہ کی قربانی کے لیے افضل ہے ۔ انتہی

لیکن اگر حاجی کے ملک میں اس کے اہل و عیال ہیں اور اس نے انہیں اتنی رقم دی ہے کہ وہ اس سے قربانی خرید کر عید کے دن ذبح کریں تو یہ بہت اچھا اور بہتر ہے ۔

واللہ اعلم ۔